دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331 برائے رابطہ
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

فتویٰ نمبر 31860

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ یوسف الکریم اور شکیل احمد نے ملکر نسیم اختر کے ساتھ 10 مرلے رقبہ کا سودا کچھ یوں کیا کہ اگر گلی کاٹ رقبہ سے دے گیں تو -/22000 روپے مرلہ ہوگا، اگر گلی کاٹ رقبہ نہیں دیں گے تو -/25000 روپے مرلہ ہوگا، فیصلہ ہوا کہ بغیر گلی کاٹ کے -/24000 روپے مرلے پر سودا طے ہوگیا، 11 فٹ چوڑی گلی پلاٹ کے شمال جانب رکھی گئی لیکن بعد میں اگلے رقبے والوں کے کہنے پر گلی پلاٹ کے مشرق کی جانب 12 فٹ چوڑی دے دی گئی، اور سابقہ گلی کا رقبہ پلاٹ میں شامل ہوگیا، بعدازاں 5 مرلے رقبے کی رجسٹری شکیل احمد کو کروادی گئی۔ بقایا رقبہ 5 مرلے بمعہ گلی والا رقبہ 8.5 ہوگیا۔ جو بوجہ وراثتی انتقال کروانے کے لیٹ ہوا۔ وراثتی انتقال ہونے کے بعد جب یوسف الکریم کو کہا کہ 3.5 مرلے کی رقم کا انتظام کرے اور انتقال کروالو تو یوسف الکریم نے کہا کہ میں رقبہ نہیں لیتا میرے گھر کے قریب پلاٹ فروخت ہو رہا ہے، میں نے وہ خریدنا ہے تو آپ مجھے پیسے واپس کریں۔

یہی بات بالمشافہ نسیم اختر کے گھر بیٹھ کر خوش اصلوبی سے طے ہوگئی کہ پلاٹ کہیں اور فروخت کریں اور میری رقم مجھے لوٹا دیں، تقریباً ایک ماہ کے بعد دوسرے شخص اسد عباس کے ساتھ -/28000 روپے فی مرلے کے حساب سے 8.5 مرلے کا سودا -/240000 طے ہوگیا جبکہ یوسف الکریم کے -/24000 روپے فی مرلے کے حساب سے 5 مرلے کا حساب -/120000 روپے طے ہوا تھا۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ 3.5 مرلے رقبہ یا 5 مرلے کا منافع مبلغ -/4000 فی مرلہ میں یوسف الکریم کا کچھ حصہ بنتا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔۔؟ شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں

المستفتی

محمد ساجد، کبیر والا

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر فریق دوم اس سوال سے متفق ہے، تو باہم رضامندی فریقین بیع ختم کردی گئی تھی، اب اس قطعہ اراضی میں فریق یوسف الکریم کا کوئی حق نہیں ہے۔

الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 23)

وإذا حصل الإيجاب والقبول لزم البيع ولا خيار لواحد منهما إلا من عيب أو عدم رؤية.

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (1/ 184)

(قوله فإذا حصل الإيجاب والقبول لزم البيع)

Scanned with CamScanner

الهداية في شرح بداية المبتدي (3/ 55)

"الإقالة جائزة في البيع بمثل الثمن الأول" لقوله عليه الصلاة والسلام: "من أقال نادما بيعته أقال الله عثرته يوم القيامة" ولأن العقد حقهما فيملكان رفعه دفعا لحاجتهما "فإن شرطا أكثر منه أو أقل فالشرط باطل ويرد مثل الثمن الأول".

الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (1/ 207)

الْإِقَالَةُ فِي اللُّغَةِ هِيَ الرَّفْعُ، وَفِي الشَّرْعِ عِبَارَةٌ عَنْ رَفْعِ الْعَقْدِ قَالَ - رَحِمَهُ اللَّهُ -: (الْإِقَالَةُ جَائِزَةٌ فِي الْبَيْعِ بِمِثْلِ الثَّمَنِ الْأَوَّلِ)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (5/ 121)

من شرائطها اتحاد المجلس ورضا المتعاقدين لأن الكلام في رفع عقد لازم،

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

۶،۷، ۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۱، جنوری ۲۰۲۰ء

الجواب صواب

۱۴۴۲/۶/۷

Scanned with CamScanner